اقامت بیٹھکر سُننا سُنّت ہے

حضرت مولانا قاری سہیل احمد رضوی علیہ الرحمہ

اعجاز بُک ڈپو ۱۰ زکریا اسٹریٹ کلکتہ ۷۳

۷۸۶
۹۲

مرتبہ
حضرت مولانا حافظ قاری
سہیل احمد صاحب
نعیمی رضوی علیہ الرحمہ

اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّین (الحدیث)، نماز دین کا ستون ہے۔

اِقامت بیٹھ کر سُننا سُنت ہے

حسب فرمائش

حضرت مولانا حافظ قاری
قمر الحسن صاحب
دار العلوم ضیاء الاسلام

۵

ناشر
محمد اعجاز حسین قادری
مالک اعجاز بک ڈپو
۱۰ زکریا اسٹریٹ، کلکتہ ۷۳

قیمت
1-50

۷۸۶/۹۲

کتاب ـــ اقامت بیٹھ کر سننا سنت ہے

تصنیف ـــ مولانا سہیل احمد صاحب نعیمی رضوی

طباعت اول ـــ سنہ ۱۹۸۵ء

مطبع ـــ

صفحات ـــ ۳۲

تعداد اشاعت ـــ دو ہزار

قیمت ـــ ۱/۵۰

کلکتہ میں ملنے کا پتہ

اعجاز بکڈپو ۱، زکریا اسٹریٹ، کلکتہ ۷۳

پیشِ لفظ

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

آج کے اس دور میں ایمان و اعتقاد کی حفاظت میں قدم قدم پر ٹھوکریں لگتی ہیں۔ جو اہل علم ہیں وہ تو اپنی حفاظت کر لیتے ہیں۔ مگر ہمارا ان پڑھ طبقہ انجانے میں گمراہی کے دلدل میں دھنستا جا رہا ہے۔ اور اس کو کچھ خبر تک نہیں ہو پاتی۔

آج تبلیغی جماعت، وہابیت، دیوبندیت اور ساتھ ہی ساتھ جماعت اسلامی مسلک حق اہل سنت و جماعت کو جڑ سے ختم کرنے کے درپے ہے۔ جہاں بہت سے اختلافی مسائل ہیں۔ انہیں مسئلوں میں ایک مسئلہ اقامت (تکبیر) کے وقت کھڑے رہنے کا ہے۔ وہابی اور دیوبندی اس پر زور دیتے ہیں کہ اقامت (تکبیر) کھڑے ہو کر سننا چاہیئے جبکہ یہ سنت کے سراسر خلاف ہے۔ کسی بھی معتبر کتاب میں اس کا ثبوت نہیں کہ تکبیر کھڑے ہو کر سننا چاہیئے۔ بلکہ احادیث کریمہ اور فقہ کی متداول و معتبر کتابوں میں یہی مذکور ہے کہ تکبیر کا کھڑے ہو کر سننا مکروہ ہے بلکہ تکبیر کے وقت بیٹھ جائے اور جب مُکبّر (تکبیر کہنے والا) حیَّ علَی الفلاح پر پہنچے تب کھڑا ہو۔

بعض بعض مقامات پر گھاگ قسم کے وہابی تو اس کو رد کرنے کے لئے

بہت شدت اختیار کر جاتے ہیں اور برجستہ کہتے ہیں کہ اگر کسی کتاب میں لکھا ہو کہ تکبیر کھڑے ہو کر نہ سننا چاہیئے تو ہمیں دکھاؤ۔ ایسی صورت میں سنی بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ ان سے پلٹ کر سوال کریں کہ "اگر کسی معتبر و مستند کتاب میں بیٹھ کر سننا منع کیا گیا ہو تو حوالہ دو" پھر وہ بغلیں جھانکیں گے اور انشاء اللہ المولیٰ تعالیٰ صبح قیامت تک نہ دکھا سکیں گے۔ البتہ ہم یہ دکھا دیں گے کہ ہاں کھڑے کھڑے تکبیر سننا مکروہ ہے۔ بلکہ حیّ علَی الفلاح پر کھڑا ہو جائے فن فقہ کی ابتدائی کتاب نور الایضاح جو ہر مکتبۂ فکر کے مدرسہ میں پڑھائی جاتی ہے۔ خواہ وہ دیوبند ہو یا کوئی اور اس کے " باب شروط الصلوٰۃ وارکانھا " کی فصل آداب صلوٰۃ یعنی فصل من آدابھا میں عبارت مذکور ہے۔ والقیام حین قیل حی علی الفلاح یعنی جب مکبّر حیّ علَی الفلاح کہے تب کھڑا ہوا جائے اور اس عبارت پر حاشیہ دلوبند کے مدرس مولوی اعزاز علی نے یہ لکھا ہے۔

ای وَمِنَ الْاَدَبِ قِیَامُ الْقَوْمِ	یعنی نماز کے ادب سے ہے کہ امام اگر
وَالْاِمَامُ اِنْ کَانَ حَاضِرًا	محراب کے نزدیک حاضر ہو تو جب مکبر
بِقُرْبِ الْمِحْرَابِ وَقْتَ قَوْلِ الْمُقِیْمِ	حیّ علَی الفلاح کہے تو قوم کھڑی
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ لِاَنَّ الْمُقِیْمَ	ہو اسلئے کہ اقامت کہنے والا اپنے

فِیْ ضِمْنِ قَوْلِہٖ ھٰذَا اَمْرًا بِالقیام یُجَابُ۔ وَاِن لَّمْ یَکُنْ حَاضِرًا یَقُوْمُ کُلُّ صف حِیْنَ یَنْتَھِیْ اِلَیْہِ الْاِمَامُ

اس قول " حیّ علی الفلاح " کے ضمن میں قیام کا حکم دے رہا ہے تو قول قبول کرے اور اگر امام محراب کے نزدیک حاضر نہ ہو تو جب انکی صفوں تک پہنچے تو کھڑی ہو۔

اور حضور نبی اکرم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم حیّ علی الفلاح ہی پر محراب میں تشریف فرما ہوتے تھے۔ معلوم ہوا کہ تکبیر کے وقت حیّ علی الفلاح ہی پر کھڑا ہو۔ یہ ایک دیوبند کے بہت بڑے مدرس کی بات تھی۔ اب فیصلہ خود کیجئے کہ اصل مسئلہ کیا ہے۔

یہ کتاب " اقامت بیٹھ کر سننا سنت ہے " فاضل مرتب حضرت مولانا حافظ و قاری سہیل احمد صاحب نعیمی رضوی علیہ الرحمہ نے ترتیب دی ہے۔ جسمیں اپنے موقف کو حدیث کریمہ اور فقہ کی مستند کتابوں سے ثابت کیا ہے۔ اسکی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے **اعجاز بکڈپو** نے اسکو پھر سے شائع کرنیکی کوشش کی ہے۔ مولیٰ تعالیٰ حضور کی ذات نوری کے صدقہ و طفیل میں مرتب کو جنت نعیم میں داخل فرمائے اور ناشر کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین یا رب العلمین بجاہ نبیہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فقیر محمد قمر الحسن قادری غفرلہٗ (فاضل علوم مشرقیہ)
دار العلوم ضیاء الاسلام ٹکیہ پاڑہ ہوڑہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

مسلمانو!

۱۔ امام اور تمام نمازیوں کو بیٹھ کر اقامت حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ تک سننا سنّت ہے۔

۲۔ جب مُکبّر یعنی تکبیر کہنے والا حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تب امام اور تمام نمازیوں کو کھڑے ہو جانا چاہئے۔ اور یہی سُنّت طریقہ ہے۔

۳۔ امام اور مقتدیوں کا شروع اقامت ہی کے وقت کھڑے ہو جانا مکروہ اور خلافِ سنّت ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں دو احادیث کریمہ اور فقہائے کرام کے اقوال نقل کئے جا رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔ ۱۲

پیارے نبی کی پیاری باتیں

پہلی حدیث:۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ قَدْ خَرَجْتُ

یعنی نماز کیلئے جب تکبیر کہی جائے تو کھڑے مت ہوجایا کرو۔ حتی کہ مجھے نکلتے دیکھو۔

(بخاری و مسلم مشکوٰۃ ص۶۷ مطبوعہ کتب خانہ رشیدیہ۔ دہلی)

تشریح:۔ یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان عالی شان کا روشن مطلب یہ ہے کہ جب فرض نماز کے لئے تکبیر کہی جائے تو مؤذن کے تکبیر کہتے وقت پہلے سے کھڑے نہ ہوجایا کرو۔ بلکہ اے صحابیو! جب مجھے حجرہ سے نکلتے دیکھ لو تب کھڑے ہوا کرو۔ چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے حجرہ شریفہ سے جو مسجد کے بالکل متصل تھا۔ باہر جلوہ گر نہیں ہوتے تھے جب تک مؤذن حی علی الفلاح نہ کہے۔

لہذا امام اور تمام نمازیوں کو چاہئے کہ تکبیر کہتے وقت پہلی صف یا دوسری صف یا تیسری صف یا پچھلی کسی بھی صف میں اقامت سے پہلے

یا ابتدائے اقامت کے کھڑے نہ ہوجایا کریں۔ بلکہ امام اور نمازیوں کے لئے یہی سنّت ہے کہ سب لوگ صف میں بیٹھ جائیں اور بیٹھکر ہی تکبیر سُنیں اور جب مؤذن حیّ علیَ الفلاح کہے تو اس وقت کھڑے ہوں۔ کیونکہ امام کیلئے اور نمازیوں کے لئے شروع اقامت ہی کے وقت کھڑے ہوجانا اور کھڑے کھڑے اقامت کا سننا مکروہ اور سنّت کے خلاف ہے کچھ لوگ لاعلمی یا ضد اور ہٹ دھرمی کی بنا پر ابتدائے اقامت کے وقت خود بھی کھڑے ہوجایا کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی کھڑے ہونے کو کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو سنّت پر عمل کرنے کی اور کراہت سے بچنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

دہابیوں۔ دیوبندیوں اور تبلیغیوں کا بھی یہی حال ہے کہ یہ لوگ بھی یا تو کج فہمی ولاعلمی کی بنا پر یا ضد ہٹ دھرمی کی بناء پر ابتدائے اقامت ہی کے وقت کھڑے ہو جایا کرلتے ہیں۔ اور صف میں کھڑے کھڑے اقامت سنتے ہیں اور عوام جاہلوں کو بھی ابتدائے اقامت کے وقت کھڑے ہونے اور کھڑے کھڑے اقامت سُننے کی تاکید کرتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اقامت کے وقت حیَّ علیَ الفلاح پر کھڑے ہونا بدعت سیئہ ہے۔ حالانکہ حق اور سچی بات یہی ہے کہ ابتدائے اقامت کے وقت ہی صف میں کھڑے ہوجانا اور کھڑے کھڑے اقامت سُننا سنّت کے خلاف ہے۔

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی دینی سمجھ عطا فرمائے اور سنّت پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے (آمین)

دوسری حدیث:۔ روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا۔

جب تم اذان کہو تو ٹھہر ٹھہر کر کہو اور تکبیر کہو تو جلدی جلدی کہو اور اپنی اذان و تکبیر کے درمیان اتنا فاصلہ کرو کہ کھانے والا اپنے کھانے پینے سے اور قضائے حاجت والا جب قضائے حاجت کو جائے تو فارغ ہو جائے۔

(اور پھر آگے حضور اقدس نے ارشاد فرمایا)

وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ یعنی صف میں نہ کھڑے ہو حتّٰی کہ مجھ ترمذی، مشکوٰۃ صہ ۶۴ مطبوعہ کتب خانہ رشیدیہ کو دیکھ لو۔

تشریح:۔ یعنی مدینہ منورہ میں یہ رواج تھا کہ مسجد نبوی میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم صف بنا کر بیٹھ جاتے تھے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے حجرہ شریفہ میں رونق افروز رہتے تھے۔ اور جب مسجد نبوی کے مؤذن تکبیر کہتے تو شروع ہی سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم حجرہ شریفہ سے باہر تشریف نہیں لاتے تھے حضور اقدس نے ارشاد فرمایا ولا تقوموا حتیٰ ترونی یعنی صف میں (پہلے سے) کھڑا ہوا کرو حتیٰ کہ مجھ کو دیکھ لو۔ چنانچہ تمام صحابہ کرام اقامت بیٹھ کر ہی سنتے تھے۔ اس حدیث پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ امام اور تمام مقتدیوں کو اقامت بیٹھ کر سننا چاہئے اور اقامت بیٹھ کر سننا سنت ہے۔ اقامت سے پہلے یا ابتدائے اقامت ہی کے وقت کھڑا ہو جانا اور کھڑے کھڑے اقامت سننا سنت کے خلاف اور مکروہ ہے۔

اور انہیں حدیث پاک کی بنا پر فقہائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ امام و نمازی صف میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر کھڑے ہوں

دیوبند کی تشریح

ادارۂ اسلامیات دیوبند سے مشکوٰۃ شریف کی شرح مظاہر حق جدید کے نام سے قسط وار شائع ہوا کرتی ہے۔ جس کے مرتب مولوی عبداللہ صاحب جاوید غازی پوری فاضل دیوبند ہیں۔ مظاہر حق جدید مع متن مشکوٰۃ جلد اول قسط ہشتم ص۴۳۲ پر اسی پہلی حدیث کا ترجمہ لکھنے کے بعد اسکی تشریح میں لکھتے ہیں فقہائے لکھا ہے کہ تکبیر کہنے والا جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے تو مقتدیوں کو اس وقت کھڑا ہونا چاہئے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی وقت اپنے حجرہ شریف سے نکلتے ہوں گے۔

مسلمانو! فاضل دیوبند مرتب مظاہر حق جدید کی مذکورہ بالا تشریح سے بھی یہی پتہ چلا کہ امام و مقتدی مسجد میں اپنی اپنی جگہ پہ بیٹھے رہیں، اور جب مؤذن حیَّ علَی الفلاح کہے تب امام و مقتدی کھڑے ہو جائیں۔ لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ دیوبندیوں کا عمل اس کے برخلاف ہے۔ خود بھی ابتدائے اقامت میں کھڑے ہو جایا کرتے ہیں اور دوسرے جاہلوں کو بھی کھڑے ہونے کی تاکید کرتے ہیں۔ و نیز حیَّ علے الفلاح پہ امام و مقتدی کے کھڑے ہونے کو بدعت سیئہ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی دینی سمجھ عطا فرمائے۔ آمین۔

یہی فاضل دیوبند دوسری حدیث کا ترجمہ لکھنے اور حدیث پاک کے اگلے حصّے کی تشریح کرنے کے بعد صنا پہ لکھتے ہیں۔

حدیث کا آخری جملہ یعنی (وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ) کا مطلب یہ ہے کہ (حضور اقدس نے ارشاد فرمایا) جب مؤذن تکبیر کیلئے کھڑا ہو تو جب تک مجھے مسجد میں آتا ہوا نہ دیکھ لو، نماز کے لئے کھڑے نہ ہو۔ کیونکہ امام کی آمد سے پہلے کھڑے ہو جانا ناخواہ مخواہ کی تکلیف اٹھانا ہے۔ جس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ غالبًا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لئے اپنے حجرۂ مبارکہ سے اس وقت نکلتے ہوں گے جبکہ مؤذن تکبیر شروع کر دیتا ہوگا اور جب مؤذن تکبیر کہتا ہوا حیَّ علَی الفلاح پہ پہنچتا ہوگا تو آپ اس محراب میں داخل ہوتے ہوں گے۔ اسی وجہ سے ہمارے ائمہ نے

یہ کہا ہے کہ جب مؤذن تکبیر شروع کردے
اور حیَّ عَلَی الفلاح پر پہنچے تو امام اور مقتدیوں کو کھڑے ہوجانا چاہیے
اور مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰۃ پر پہنچے تو نماز شروع کردینی چاہیئے۔

فاضلِ دیوبند کی دوسری حدیث پاک کی تشریح کا خلاصہ یہی نکلا کہ امام و مقتدی حیَّ عَلَی الصَّلوٰۃ تک بیٹھکر سننے کے بعد جب مؤذن حیَّ عَلَی الفَلَاح پر پہنچے تو کھڑے ہوں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے ائمہ نے بھی یہی فرمایا ہے کہ امام و مقتدی حیَّ عَلَی الفَلَاح پر کھڑے ہوں۔

فاضِل دیوبند کی ان تشریحوں کے پڑھنے کے بعد دیوبندیوں، وہابیوں اور تبلیغیوں اور مودودیوں کو ضد اور ہٹ دھرمی نہ کرنی چاہیئے اور اس سُنّت پر عمل کرکے یعنی حیَّ عَلَی الفلاح پر کھڑے ہوکر خود بھی ثواب کے مستحق بنیں اور دوسروں کو بھی بنائیں۔

ایک دیوبندی مُلّا کی مذمت

ایک دیوبندی مولوی جو غالبًا خیر آباد ضلع اعظم گڈھ یوپی کے رہنے والے تھے اور اپنے کو فاضل دیوبند بتاتے تھے۔ تین سال قبل کی بات ہے کہ نعل صاحب چوک مسجد میں نماز ظہر ادا کرنے کیلئے آئے۔ جب نماز فرض کا وقت ہوگیا اور مسجدِ مذکور کے مؤذن اقامت کہنے کے لئے کھڑے ہوگئے —

لو وہ مولوی صاحب بھی ابتدائے اقامت ہی میں کھڑے ہو گئے۔ اور ان کے بازو میں ایک صاحب اور تھے وہ بھی کھڑے ہو گئے۔ غالباً وہ صاحب مرچی بازار توارہ ناگپور کے رہنے والے تھے اور غالباً وہ صاحب بھی اسی مولوی صاحب کے ہم خیال وہم عقیدہ تھے۔ نماز ظہر سے فارغ ہونے کے بعد میں ان دونوں کو بلاکر اپنے حجرہ میں لے گیا۔ ہم لوگوں کے ساتھ محمد یوسف بن عبد الرزاق صاحب بھی آگئے جو ناگپور ایس ٹی میں بابو ہیں۔ فی الحال نعل صاحب کے پیچھے ہی رہتے ہیں۔

میں نے مولوی صاحب سے دریافت کیا کہ آپ ابتدائے اقامت ہی میں کیوں کھڑے ہو گئے؟ تو مولوی صاحب نے جواب دیا کہ "ابتدائے اقامت ہی میں کھڑا ہو جانا چاہیئے۔ اور اقامت کھڑے کھڑے سننا سنّت ہے۔ اس لئے میں ابتدائے اقامت میں کھڑا ہو گیا اور یہ صرف ہمارا ہی عمل نہیں بلکہ ہمارے تمام اساتذۂ دیوبند حتیٰ کہ قاری محمد طیب صاحب کا بھی یہی عمل ہے کہ وہ ابتدائے اقامت ہی میں کھڑے ہو جایا کرتے ہیں اور کھڑے کھڑے اقامت سنتے ہیں۔

اتنا سننے کے بعد میں نے مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف مطبوعہ دیوبند اپنے کتب خانہ سے نکال کر ان کو دیدی اور کہا دیکھئے

صنا اور صہ ۳۴ پر کیا لکھا ہے۔ انہوں نے مظاہر حق جدید اور اس کے پتہ اور حدیث پاک مع تشریح کو سر جھکائے بغور دیکھا اور بالکل مبہوت رہ گئے۔ میں نے پھر ان سے دریافت کیا کہ یہ کتاب دیوبند کی چھپی ہے یا نہیں تو انہوں نے شرما کر دبی ہوئی آواز میں جواب دیا کہ جی ہاں۔ یہ دیوبند ہی کی چھپی ہوئی کتاب ہے۔ حدیث صحیح ہے اور تشریح بھی بالکل درست ہے۔ ابتدائے اقامت میں کھڑا نہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ جب مؤذن حَيَّ عَلَى الْفَلَاح کہے تب کھڑا ہونا چاہیئے۔ ہمارے جملہ اساتذہ حتیٰ کہ قاری محمد طیب کا بھی یہ طریقہ سنت کے خلاف ہے۔ مولوی صاحب کے بیان سے پتہ چلا کہ ان لوگوں کے قول و فعل کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ لکھتے کچھ اور ہیں اور عمل کچھ اور ہوتا ہے۔

سوال :۔ کیا فقہ کی کسی کتاب میں لکھا ہے کہ ابتدائے اقامت کے وقت امام و مقتدی کو کھڑے نہیں ہونا چاہیئے اور اگر ہے تو حوالہ مع عبارت پیش کیجئے۔

جواب:۔

يَقُومُ الْإِمَامُ وَالْقَوْمُ إِذَا	امام و مقتدی اس وقت کھڑے ہوں
قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ	جبکہ مؤذن حی علی الفلاح کہے۔
عِنْدَ عُلَمَائِنَا الثَّلَاثَۃِ هُوَ الصَّحِيحُ	ہمارے تینوں علماء کے نزدیک یہی صحیح ہے

تینوں علماء سے حضرت امام اعظم اور حضرت امام ابو یوسف
اور حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم مراد ہیں۔
کتاب محیط کی اس عبارت سے بھی بالکل صاف طریقے سے معلوم
ہو گیا کہ ابتدائے اقامت کے وقت امام و مقتدی کھڑے نہ ہوں۔
بلکہ مؤذن جب حیَّ علی الفلاح کہے اس وقت کھڑے ہوں حضرت
سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ اور حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام
محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک بھی یہی صحیح ہے کہ حیَّ علی الفلاح
پر امام و مقتدی کو کھڑے ہونا چاہیئے۔
لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ وہابی، دیوبندی، تبلیغی اور
مودودی اپنے آپ کو حنفی کہتے ہیں لیکن حضرت امام اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی اس بارے میں تقلید نہیں کرتے۔ اور اس سے منہ موڑتے
ہیں۔ اور حضرت امام اعظم کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اے وہابیو! اور دیوبندیو
اور تبلیغیو! جب تم اپنے آپ کو حنفی کہتے ہو تو حضرت امام اعظم کی
تقلید کیوں چھوڑتے ہو اور اس سے منہ کیوں موڑتے ہو اور حضرت
امام اعظم کا مقابلہ کیوں کرتے ہو۔
سوال:۔ کیا فتاویٰ عالمگیری میں بھی کوئی حکم بیان کیا گیا ہے کہ امام
و مقتدی کو اقامت کے وقت کب کھڑے ہونا چاہیئے؟

جواب :- جی ہاں ! فتاویٰ عالمگیری جو کہ حنفی فتوے کی بہت مشہور و مستند کتاب ہے۔ اس میں بھی صاف صاف لفظوں میں موجود ہے کہ مسجد میں ابتدائے اقامت کے وقت امام و مقتدی بیٹھے رہیں اور حیَّ علے الفلاح کے وقت کھڑے ہوں۔ چنانچہ فتاویٰ عالمگیری کی عربی عبارت مع ترجمہ و تشریح کے ملاحظہ فرمائیے۔

وَاِنْ کَانَ الْمُؤَذِّنُ غَیْرَ الْاِمَامِ وَکَانَ الْقَوْمُ مَعَ الْاِمَامِ فِی الْمَسْجِدِ فَاِنَّہٗ یَقُوْمُ الْاِمَامُ وَالْقَوْمُ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ عِنْدَ عُلَمَائِنَا الثَّلَاثَۃِ وَھُوَ الصَّحِیْحُ ۔ فتاویٰ عالمگیریہ۔	اور اگر مؤذن غیر امام ہو اور نمازی امام کے ساتھ مسجد میں موجود ہو تو امام و نمازی اس وقت کھڑے ہوں جب مؤذن حیَّ علی الفلاح کہے اور یہ حکم ہمارے تینوں علمائے کا مذہب ہے۔ (یعنی حضرت امام اعظم و امام ابویوسف و امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اور یہی صحیح ہے

تشریح :- اس عبارت میں جو مسجد کا لفظ آیا ہے تو مسجد سے نماز جماعت کی جگہ مراد ہے۔ اندرون مسجد ہو یا دالان مسجد ہو۔ یا صحن مسجد ہو۔ چونکہ موسم کے اعتبار سے نماز کی جگہ اندر باہر بدلا کرتی ہے بہر حال جہاں کہیں بھی جب فرض نماز ادا کریں۔ امام و مقتدی اقامت

سے پہلے نماز جماعت کی جگہ صف باندھ کر بیٹھ جائیں ۔ اور جب مکبّر یعنی تکبیر کہنے والا حیّ علی الفلاح کہے تو سب امام و مقتدی کھڑے ہو جائیں ۔

سوال :۔ کیا کوئی ایسی کتاب کا حوالہ دے سکتے ہیں جو دیوبند کے کتبخانہ میں موجود ہو ۔ دیو بند میں چھپی بھی ہو اور دار العلوم دیوبند میں پڑھی پڑھائی بھی جاتی ہے اور اسمیں لکھا ہو کہ امام و مقتدی کو حیَّ عَلَی الفَلَاح پر کھڑے ہونا چاہئے ۔ اور حیّ علی الفلاح پر ہی کھڑا ہونا سُنّت ہے ۔

جواب :۔ جی ہاں ہے ۔ مولانا قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی کی مشہور کتاب جس کا نام مَالَابُدَّ مِنْہُ ہے جو فارسی زبان میں ہے اور کتبخانہ امدادیہ دیوبند میں چھپی ہے ۔ ہر وقت وہاں ملتی ہے اور دار العلوم دیوبند میں پڑھی پڑھائی بھی جاتی ہے ۔ اسمیں صـ۳۸ـ پر لکھا ہے "نماز پڑھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ اذان و اقامت کہی جائے اور حیَّ عَلَی الفَلَاح پر امام و مقتدی کھڑے ہوں ، اس کی عبارت مع ترجمہ ملاحظہ فرمائیے :۔

طریقہ خواندنِ نماز بر وجہ سنّت آنست کہ اذان گفتہ شود	یعنی نماز پڑھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ اذان و اقامت کہی جائے اور

واقامت ونزد حَیَّ عَلَی الفَلَاح   حَیَّ عَلَی الفَلَاح پر امام ومقتدی
امام برخیزد۔   کھڑے ہوں۔

اسی مقام پر اس کے حاشیہ میں ہے۔ ومقتدیان نیز برخیزند زیراکہ ایں امریست کہ بجا آوردہ شود۔

مسلمانو! اس کی عبارت سے بھی ثابت ہوگیا کہ امام ومقتدی کا حَیَّ عَلَی الفَلَاح پر کھڑا ہونا سُنّت ہے۔ لہذا امام ومقتدی کو حَیَّ عَلَی الفلاح پر کھڑا ہونا چاہیئے۔ لیکن دیوبندی، وہابی، تبلیغی اس سُنّت کو مٹا رہے ہیں کہ خود بھی ابتدائے اقامت کے وقت صفوں میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور دوسروں کو بھی کھڑے ہونے کی تاکید کرتے ہیں

اے حنفی سُنی مسلمانو! حدیث پاک میں مٹی ہوئی سنّت کو زندہ کرنے پر سَو شہیدوں کے ثواب کا وعدہ ہے چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:۔

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ ط (مشکوٰۃ شریف)

جس نے میری امّت کے بگڑے وقت میری سنّت کو مضبوطی سے تھاما تو اسے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔

لہذا اے مسلمانو! اس سنت کو اپنا معمول بنا کر سو شہیدوں کا ثواب حاصل کرو۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس سنت پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

حاشیہ زیلعی میں بھی ہے کہ امام و مقتدی کے لئے یہ سنت ہے کہ یہ دونوں اس وقت کھڑے ہوں جبکہ مؤذن حیّ علی الفلاح کہے۔

حاشیہ زیلعی کی عبارت مع ترجمہ ملاحظہ فرمائیے۔

وَقَالَ فِی الْوَجِیْزِ وَالسُّنَّةُ اَنْ تَقُوْمَ الْاِمَامُ وَالْقَوْمُ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ	اور سنت یہ ہے کہ امام و مقتدی اس وقت کھڑے ہوں جب مؤذّن حیّ علی الفلاح کہے۔

زیلعی کے حاشیہ سے بھی یہی پتہ چلا کہ امام و مقتدی کے لئے یہی سنّت ہے کہ جب مؤذّن حیّ علی الفلاح کہے تب کھڑے ہوں۔ حنفی مذہب کی کتب فقہ خواہ متون ہو یا شروح یا حواشی یا کتب فتاوٰی سب میں یہی مذکور ہے کہ امام و مقتدی حیّ علی الفلاح پر کھڑے ہوں اور یہ سنت ہے۔

سوال: ۔ فقہ کی کن کن کتابوں میں لکھا ہے کہ اقامت کے وقت کھڑے ہو کر تکبیر کا سننا مکروہ ہے کیا کسی کتاب کا حوالہ پیش کر سکتے ہیں؟

جواب: ۔ جی ہاں! حوالہ پیش کر سکتے ہیں۔ سُنئے کتاب ردُّالمحتار (فتاوٰی شامی) جو فتوے کی بہت مشہور کتاب ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ جب کوئی شخص اقامت کے وقت مسجد میں داخل ہو

تو کھڑے رہ کر تکبیر کے ختم ہونے کا انتظار نہ کرے بلکہ صف میں بیٹھ جائے۔ کیونکہ کھڑے ہو کر تکبیر کے ختم ہونے کا انتظار کرنا مکروہ ہے۔ پھر وہ شخص اس وقت کھڑا ہو جبکہ مؤذن حیّ علی الفلاح کہے چنانچہ ردّ المحتار کی عربی عبارت مع ترجمہ ملاحظہ فرمائیے۔

اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ عِنْدَ الْاِقَامَةِ يُكْرَهُ لَهُ الْاِنْتِظَارُ قَائِمًا وَّلٰكِنْ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُوْمُ اِذَا بَلَغَ الْمُؤَذِّنُ قَوْلَهٗ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحُ	یعنی جب کوئی شخص اقامت کے وقت مسجد میں داخل ہو تو کھڑے رہکر تکبیر کے ختم کا انتظار کرنا اس کے لئے مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے پھر اس وقت کھڑا ہو جبکہ موذن حیّ علی الفلاح پر پہنچ جائے۔
(ردّ المحتار)	

قارئین کرام! آپ ذرا غور تو کریں کہ اقامت کے وقت جبکہ مؤذن تکبیر کہہ رہا ہو تو مسجد میں داخل ہونے والے نمازی کیلئے جب یہ حکم ہے کہ بیٹھ جائے وہ کھڑا نہ رہے کیونکہ کھڑے کھڑے اقامت کا سننا مکروہ ہے تو جو نمازی کہ اقامت سے پہلے ہی مسجد میں آکر صف میں بیٹھا ہے تو اقامت سے پہلے کھڑا ہونا یا ابتدائے اقامت کے وقت کھڑا ہو جانا بدرجۂ اولیٰ مکروہ ہو گا۔ چنانچہ علامہ طحطاوی نے حاشیہ مراقی الفلاح صفحہ ۱۵۱ میں تحریر فرمایا ہے۔ اسکی عربی عبارت مع ترجمہ ملاحظہ فرمائیے۔

وَيُفْهَمُ مِنْهُ كَرَاهَةُ الْقِيَامِ ابْتِدَاءَ الْإِقَامَةِ وَالنَّاسُ عَنْهُ غَافِلُوْنَ۔

اور اقامت کے وقت داخل ہونیوالے کو حکم مذکور سے مفہوم ہوتا ہے کہ ابتداء سے کھڑا رہنا مکروہ ہے اور عام لوگ اس سے غافل ہیں۔

(حاشیہ مراقی الفلاح ص ۱۵۱)

علامہ طحطاوی کی عبارت سے بھی ظاہر و باہر طریقہ سے معلوم ہوا کہ جب ابتداء اقامت سے مقتدی کو کھڑا ہونا مکروہ ہے تو اقامت کے قبل مقتدی کا کھڑا ہونا بطریق اولیٰ مکروہ ہے۔

مسلمانو! ذرا غور کرو کہ ایسے صاف حکم کے ہوتے ہوئے بھی وہابیوں دیوبندیوں اور تبلیغیوں کا یہ حکم دینا کہ ابتدائے اقامت میں کھڑا ہو جانا چاہیئے۔ یہ ان لوگوں کی کھلی ہٹ دھرمی ہے اور لوگوں کو شرع شریف کی مخالفت کا عادی بنانا ہے۔ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر کھڑے ہونے کو بدعت سیئہ بتانا شریعت مطہرہ پر افتراء کرنا ہے۔ ان لوگوں پر ضروری ہے کہ اس غلط و باطل بات سے رجوع کریں۔ ہر ذی شعور اور سمجھدار امام و مقتدی کے لئے یہی مناسب ہے کہ جب حق بات سامنے آجائے اور وہ لوگ اس پر مطلع ہو جائیں خواہ وہ مستحب ہی کیوں نہ ہو بقدرِ استطاعت اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

سوال :۔ کیا کسی ایک اور کتاب کا حوالہ دے سکتے ہیں جس میں لکھا ہو

ہو کہ کھڑے ہو کر تکبیر کا سُننا اور نماز کا انتظار کرنا مکروہ ہے۔

جواب :۔ جی ہاں کتاب مضمرات میں بھی آیا ہے کہ کھڑے ہو کر امام و مقتدی کا کھڑا ہونا اور نماز کا انتظار کرنا مکروہ ہے۔ چنانچہ کتاب مضمرات کی عربی مع ترجمہ ملاحظہ فرمائیے۔

إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ عِنْدَ الْإِقَامَةِ يُكْرَهُ لَهُ الْإِنْتِظَارُ قَائِمًا لٰكِنْ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُوْمُ إِذَا بَلَغَ الْمُؤَذِّنُ قَوْلَهُ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ كَذَا فِي الْمُضْمَرَاتِ	جب کوئی مقتدی اقامت کے وقت مؤذّن کے حَیَّ عَلَی الفَلَاح کہنے سے پہلے مقام نماز میں داخل ہو تو اس مقتدی کے لئے کھڑے ہو کر مطلقاً انتظار کرنا مکروہ تنزیہی ہے بلکہ بیٹھ جائے پھر حیّ علی الفلاح کہتے وقت کھڑا ہو۔

تشریح :۔ ایک نمازی مسجد میں اس وقت داخل ہوا جبکہ مؤذّن اقامت کہہ رہا تھا۔ اور ابھی حَیَّ عَلَی الفَلَاح نہیں کہا تھا تو مسجد میں آنے والے نمازی کو صف میں آکر بیٹھ جانا چاہیئے۔ اور کسی بھی صف میں کھڑا نہ رہنا چاہیئے۔ اور کھڑے کھڑے تکبیر نہ سننا چاہیئے۔ کیونکہ کھڑے کھڑے تکبیر سننا مکروہ ہے۔ خواہ وہ آنے والے اللہ اکبر[1] یا حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہتے وقت صف میں پہنچا ہو بیٹھ جائے اور دور بیٹھ کر ہی تکبیر سُنے۔ کھڑے ہو کر نماز کا انتظار کرنا اور کھڑے کھڑے اقامت سُننا

[1] یا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ یا اشہد ان محمد الرسول اللہ

مکروہ ہے۔ خواہ ایک منٹ کا انتظار ہو یا نصف منٹ کا یا پاؤ منٹ کا یا دس سکنڈ کا یا پانچ سکنڈ کا۔ اتنی تشریح اسلئے کی گئی کہ اقامت کہنے میں اس سے زیادہ دیر نہیں لگتی۔ اور پوری اقامت کہنے میں منٹ دو منٹ سے زیادہ وقت نہیں لگتا ہے اور درمیانِ اقامت میں آنے والے نمازی کے لئے کھڑے ہو کر انتظار کرنے میں یقیناً اس سے کم وقت ہی صرف ہوگا اور اقامت سے پہلے اس کے کھڑے ہو کر انتظار کرنے میں اس سے کچھ زائد وقت خرچ ہوگا۔ لہٰذا قبل اقامت مقتدی کا کھڑا ہونا بطریقِ اولیٰ مکروہ ہوگا۔

اس تشریح سے بھی روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ جب اقامت کے درمیان یعنی حیَّ علی الفلاح کے قبل آنے والے نمازی کے لئے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے تو جو نمازی اقامت کہنے کے قبل ہی صف میں آکر بیٹھ گیا ہو تو ان کے لئے اقامت کے پہلے یا شروع اقامت کے وقت کھڑا ہونا بطریقِ اولیٰ مکروہ ہوگا۔ اور اگر آنے والا مقتدی موذن کے حیَّ علی الفلاح کے کہتے وقت یا اس کے بعد صف میں پہونچا تو اس کو اب بیٹھنا نہ چاہئے۔ اور نہ اس کو بیٹھنے کا حکم دیا جائے گا۔ اور نہ اس کا کھڑا ہونا مکروہ ہوگا۔

سوال:- صفیں سیدھی کرنے کی بڑی تاکیدیں آئی ہیں لہٰذا دریافت

طلب امر یہ ہے کہ صفیں سیدھی کرنے کا وقت ابتدائے اقامت ہے یا حیَّ علے الفلاح کے بعد کسی فقیہ کا قول مع حوالہ پیش کر سکتے ہیں۔

جواب :- جی ہاں! حوالہ پیش کر سکتے ہیں۔ سنئے مُوطا شریف جو فقہ حنفیہ کی تائید میں حدیث کی مشہور کتاب ہے اور ہر مدرسہ میں پڑھی پڑھائی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ دارالعلوم دیوبند میں بھی پڑھائی جاتی ہے۔ دیوبند کے کتب خانہ میں موجود ہے اور وہاں کے مطبع میں چھپی ہے اور وہاں ملتی ہے۔ اس میں ہے۔ صف بندی اور تسویہ صفوف کا حیَّ عَلَی الفلاح کے بعد ہے اور یہی فقیہ اعظم حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے۔ یقیناً صفوں کو سیدھی کرنے کی بڑی تاکیدیں آئی ہیں۔ لیکن تاکید کے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں کہ تسویہ صفوف کو اس کے مقررہ وقت سے پہلے کیا جائے لہذا جب تسویہ صفوف کا وقت حیّ علی الفلاح کے بعد ہے۔ تو اس کے بعد ہی صفیں سیدھی کی جائیں گی۔ ——— دیکھو نمازوں کی قرآن پاک اور حدیث شریف میں کتنی تاکیدیں آئی ہیں تو کیا ان کو بھی ان کے اوقات سے پہلے ادا کرنے کا حکم دیا جائے گا ہرگز ہرگز نہیں بلکہ جس نماز کا جو وقت ہے اسی وقت میں وہ نماز ادا کی جائے گی۔ اور اسی وقت میں ادا کرنے کو کہا جائے گا۔

بہر حال صفیں حیّ علی الفلاح کے بعد سیدھی کی جائیں گی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حضرت سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب مؤطا شریف میں صفحہ ۸۶ اور ۸۷ پر تحریر فرماتے ہیں۔

یَنْبَغِیْ لِلْقَوْمِ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَنْ یَّقُوْمُوْا اِلَی الصَّلٰوۃِ فَیَصِفُّوْا وَیُسَوُّوا الصُّفُوْفَ (مؤطا شریف)	نمازیوں کو چاہیئے کہ جب مؤذن حیّ علی الفلاح کہے۔ تب کھڑے ہوں پھر صف بندی کریں اور صفوں کو سیدھا کریں۔

تشریح:۔ اس عبارت میں صف بندی اور تسویۂ صفوف کو فائے عاطفہ کے بعد ذکر فرمایا ہے۔ یعنی فَیَصِفُّوْا میں فاء تعقیب کے لئے آتی ہے۔ یعنی فاء تعقیبیہ کا مابعد اس کے ماقبل کے وجود سے وجود میں متاخر ہوتا ہے۔ لہذا صف بندی اور تسویۂ صفوف حیّ علی الفلاح سے متاخر ہوئے اور یہی حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے۔

بہر حال سنّت یہ ہے کہ امام و مقتدی نماز کے لئے اس وقت کھڑے ہوں جب تکبیر کہنے والا حیّ علی الفلاح کہنے لگے پھر اس کے بعد نمازی صفیں سیدھی کریں۔ اقامت سے پہلے یا ابتدائے

اقامت میں امام ومقتدی کا کھڑے ہو جانا اور کھڑے کھڑے اقامت کا سُننا اور کھڑے کھڑے نماز کا انتظار کرنا مکروہ اور سنّت کے خلاف ہے۔ لہذا امام ومقتدی قبل اقامت مسجد میں صف بستہ بیٹھ جائیں اور جب مؤذن اقامت کہنے لگے اور حیَّ علی الفلاح کہے تو سب کے سب کھڑے ہو جائیں۔

گذارش

امام صاحبان سے عرض ہے کہ اقامت سے پہلے مصلّی پر خود بھی بیٹھ جائیں اور تمام نمازیوں کو بھی بیٹھنے کی تاکید کریں۔ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر خود بھی کھڑے ہوں اور تمام نمازیوں کو بھی کھڑے ہونے کی تاکید کریں۔

احقر سہیل احمد نعیمی رضوی
۱۵ رمضان المبارک ۹۴ھ چہارشنبہ

اضافۂ جدیدہ

از:-
حضرت مولانا الحاج محمد ابوالکلام
احسن القادری الفیضی دارالعلوم
ضیاءالاسلام ٹکیہ پاڑہ ۔ ہوڑہ

آج کے فتنہ آشوب دور میں اکثر جگہ رواج پکڑ گیا ہے کہ وقت اقامت لوگ کھڑے رہتے ہیں۔ بلکہ اکثر جگہ تو ایسا بھی دیکھا جاتا ہے کہ جب تک امام مصلّیٰ پر کھڑا نہ ہو جائے۔ اس وقت تک تکبیر نہیں کہی جاتی۔ حالانکہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں یہ طریقہ رائج تھا کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین صف بنا کر بیٹھ جاتے حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے حجرۂ اقدس میں ہوتے مکبّر (تکبیر کہنے والا) کھڑے ہوکر تکبیر شروع کرتا جب حیّ علی الفلاح پر پہنچتا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لاتے ۔ اسی لئے جملہ فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اس پر اجماع ہے کہ حیّ علی الفلاح پر کھڑے ہوں۔

شرح وقایہ جو فقہ کی مشہور کتاب ہے اور تمام مدارس نظامیہ و عالیہ میں داخلِ نصاب ہے حتیٰ کہ دارالعلوم دیوبند، مظاہر العلوم سہارنپور، ندوۃ العلماء لکھنو میں بھی پڑھائی جاتی ہے نیز ہر مکتبۂ فکر

کے کتب خانہ میں ہر وقت دستیاب ہے۔ اس میں ہے کہ امام و
مقتدی حیّ علی الصلوٰۃ پر کھڑے ہوں۔ چنانچہ شرح وقایہ کی عربی عبارت
یوں مذکور ہے۔

یَقُوْمُ الْاِمَامُ وَالْقَوْمُ عِنْدَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ	یعنی امام و مقتدی حیّ علی الصلوٰۃ پر کھڑے ہوں۔

(شرح وقایہ اول ص۱۵۵)

کچھ لوگ مشکوٰۃ شریف کی اس حدیث پاک کو پیش کرتے ہیں
اور غلط معنی اور مفہوم بنا کر مسلمانوں کا شیرازہ بکھیرتے ہیں۔

عَنْ نُعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَوِّیْ صُفُوْفَنَا اِذَا قُمْنَا اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاِذَا اسْتَوَیْنَا کَبَّرَ۔ مشکوٰۃ شریف ص۹۸	نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں درست کرتے تھے جبکہ ہم نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو جب ہم سیدھے ہو جاتے تو آپ اللہ اکبر کہتے تھے۔

اس حدیث کا ترجمہ وہی ہے جو میں نے پیش کیا لیکن وہ لوگ
جو اس بات کے قائل ہیں کہ اقامت کھڑے کھڑے سُنی جائے اور
صفیں پہلے سے درست کر لی جائیں وہ یہ ترجمہ کرتے ہیں کہ "جب
صفیں درست ہو تیں تو تکبیر کہی جاتی۔ صرف ضد اور ہٹ دھرمی

میں اپنے غلط مذہب کو ثابت کرنے کے لئے ان لوگوں نے ترجمہ میں تغیر و تبدل کیا ہے جو اہل علم کے نزدیک کبھی بھی جائز نہیں ہو سکتا حدیث پاک سمجھنے کیلئے عشق و ایمان کی ضرورت ہے۔ جو عربی قواعد سے بھی واقف نہیں وہ اپنے کو دو حدیثیں یاد کر کے مصلح و مصنف اور بقراط اعظم بنتے پھرتے ہیں۔ کہیں تکبیر تحریم سے اقامت سمجھ لیا کہیں معروف کو مجہول بنا دیا۔ کہیں کسی عالم کے فعل کو نقل کر دیا۔ عجیب حال ہے ان کا ؎

بریں عقل و دانش بباید گریست

انہیں اگر مصنف ہی بننے کا شوق ہے تو قلم اٹھانے سے پہلے قواعد و ضوابط کسی اہل علم سے معلوم کر لینا چاہیئے۔ محض ہوائی فائرنگ سے کیا فائدہ۔

فاضل گرامی حضرت علامہ حافظ و قاری سہیل احمد صاحب نعیمی رضوی علیہ الرحمہ نے زیر نظر کتاب " بیٹھ کر اقامت سننا سنت ہے " میں احادیث مبارکہ اور معتبر و مستند کتب فقہ سے جملہ فقہائے کرام خصوصاً سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک واضح کر دیا ہے کہ اقامت میں جب مؤذن حیّ علی الفلاح پر پہنچے اس وقت امام اور مقتدی کھڑے ہوں۔ ابتداءً اقامت کے وقت نہ کھڑا ہو کہ یہ

خلاف سنت ہے اور فعل مکروہ بھی۔ جو لوگ اپنے آپ کو حنفی کہلاتے ہیں۔ اور حنفی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ فقہِ حنفی پر عمل کریں۔ کیونکہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی مسلک ہے کہ اقامت میں حیَّ علیٰ الفلاح پر کھڑے ہوں۔

محمد ابو الکلام احسن القادری الفیضی
دار العلوم ضیاء الاسلام۔ ہوڑہ ۱

میلاد المصطفیٰ

مؤلفہ

حضرت مولانا الحاج

محمد ابو الکلام احسن القادری الفیضی

جو

حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی سیرت طیبہ پر نادر و نایاب ذخیرۂ معلومات، صحیح اور مستند واقعات، ایمان افروز روایات، عام فہم زبان، دلکش اندازِ بیان —

اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ مفتی اعظم ھند علیہ الرحمہ اور دوسرے شعرائے کرام کے وجد آفریں نعتوں اور سلاموں سے مرصع ھو کر مقبولِ خاص و عام ہو چکا ہے !

حق و باطل کی جنگ

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی!

(علامہ اقبال)

ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام کے مجسمۂ آب و گل کی تخلیق اور ان کے سامنے فرشتوں کے سجدہ تعظیمی کے وقت سے آج تک عظمت رسالت کے خلاف ابلیس علیہ اللعنۃ کی برپا کی ہوئی تمام جنگوں اور حق و باطل کی معرکہ آرائیوں کی نہایت دلچسپ تاریخ —— جس کے مطالعہ کے بعد موجودہ دور کے تمام باطل فرقوں اور ایمان دشمن تحریکوں کے چہرے بے نقاب ہو کر رہ جاتے ہیں۔ —— انداز بیان اس قدر دلچسپ اور شگفتہ ہے کہ کتاب شروع کر کے ختم کئے بغیر چھوڑنا مشکل ہے۔ یہ کتاب بہت جلد منظر عام پر آرہی ہے ——

تصنیف :- حضرت مولانا محمد عمر قادری لکھنوی علیہ الرحمہ۔

عشق و عرفان کی کہانیاں

از:-
علامہ ارشد القادری

حق و باطل کی پہچان

از:-
مولانا ابو الکلام احسن القادری

لطائف دیوبند

از:-
مولانا سید محمد ہاشمی میاں

نقش کربلا

از:-
علامہ ارشد القادری

اعجاز بک ڈپو

۲، ناخدا مسجد گیٹ ۲۔ نمبر ۱ زکریا اسٹریٹ۔ کلکتہ ۳

Phone 254268 Rs. 4-00